رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | بدھ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۱ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۱۱ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے ابا جان محترم ملک عبدالمالک خاں صاحب (سابق صدر حلقہ سول لائن لاہور) تقریباً دو ماہ سے معدہ میں السر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں مسلسل معدہ میں درد کی وجہ سے اب قے ہو جاتی ہے کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے اور بستر علالت سے اٹھ بھی نہیں سکتے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالرب خاں ۴۳ عبدالکریم روڈ لاہور)

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸- فتح ۱۳۶۰ ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لیے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے دیگر ایام میں ملاقات نہیں ہوتی۔

۲- انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لیے تحریری طور پر پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے براہ کرم منظوری کی اطلاع ملنے پر ہی ملاقات کے لیے تشریف لاویں۔

۳- انفرادی ملاقات کی اجازت صرف اہم اور اشد ضروری امور کے لیے ہی ہوتی ہے۔

احباب خاص طور پر نوٹ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری)

صد سالہ جوبلی فنڈ کی نصف ادائیگی کرنے والوں کے لیے حضور ایدہ اللہ کی دعا

اس مرحلہ میں پچھلے تمام مراحل سے زیادہ ادائیگی ہونی چاہیئے

نصف ادائیگی کرنے والوں کی فہرست پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی نصف ادائیگی کرنے والوں کی پہلی فہرست پیش کر دی گئی۔ فہرست ملاحظہ کرنے پر حضور انور نے نصف ادائیگی کرنے والے مخلصین کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا اس فہرست کے مطابق اب تک ۲۲ جماعتوں کے ایک ہزار دو سو سترہ افراد نصف ادائیگی کر چکے ہیں۔ یہ فہرست ملاحظہ کرنے پر حضور انور نے جو پیغام احباب جماعت کے نام رقم فرمایا ہے۔ اس کا مکمل متن احباب کے افادہ کے لیے درج ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

— صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے لیے میں نے جب ۱۹۷۳ء میں تحریک کی تو احباب جماعت نے پورے اخلاص اور بڑی فراخدلی سے اس میں وعدے لکھوائے۔ میں نے یہ ہدایت کر دی تھی کہ احباب اپنے وعدوں کو پندرہ مراحل میں پورا کر دیں۔ اس وقت آٹھواں مرحلہ چل رہا ہے۔ گویا اس مرحلہ میں احباب کو عام حالات میں اپنے وعدہ کے نصف سے کچھ زیادہ تک کی ادائیگی کر دینی چاہیئے۔

— الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مخلصین جماعت کو اس طرف توجہ ہے۔ دفتر نے میرے سامنے ایسے احباب و خواتین کی پہلی فہرست تیار کر کے دعاء کی غرض سے پیش کی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدوں کا نصف یا اس سے زیادہ حصہ ادا کر دیا ہے جو رپورٹیں اُن کو ملی ہیں وہ ابھی صرف ۲۲ جماعتوں کے ایک ہزار دو سو سترہ افراد کی ہیں۔ ان جماعتوں کے نام یہ ہیں:۔

کراچی	۳۵۹	افراد	سیالکوٹ	۸۸	افراد	کوئٹہ	۳۴	افراد
جہلم	۲۳	//	تھرپارکر	۵۷	//	گجرات	۱۶	//
نوشہرہ چھاؤنی	۱۲	//	اٹک	۷	//	فیصل آباد	۷۸	//
کمال ڈیرہ نواب شاہ	۱	فرد	بھیرہ	۱	فرد	ربوہ	۲۹۵	//
ایبٹ آباد	۷	افراد	متفرق افراد	۲۳۹				

— اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ان تمام مخلصین کے اموال میں برکت دے اور اُس کے دیئے ہوئے اموال میں سے زیادہ سے زیادہ پھر اُسی کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے تاکہ وہ اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(باقی ص۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ — قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۱ نبوت ۱۳۶۰ ہش

کتابتِ اعمال اور اس کا ایک اہم تقاضا

یہ دنیا دار العمل ہے اور اگلے جہان کو دار الجزاء قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اس دنیا میں انسان جو اچھے یا بُرے اعمال بجالاتا ہے ان کی جزا یا سزا اسے اگلے جہان میں ملے گی۔ اسی لئے انسان جو عمل بھی کرتا ہے اسے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اگر اعمال کی حفاظت کا انتظام نہ ہو تو پھر اگلے جہان میں جزا سزا کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔

حفاظتِ اعمال کے لئے اللہ تعالےٰ نے کتاب کی اصطلاح استعمال کی ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہر انسان کا ہر عمل خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اچھا ہو یا بُرا، نیک ہو یا بد اسی طرح محفوظ کر دیا جاتا ہے جس طرح باتوں یا واقعات کو تحریر میں لاکر کتابی شکل میں محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ سو گویا انسان اس دنیا میں جو کچھ بھی کرتا ہے ساتھ کے ساتھ اس کا اعمال نامہ تیار ہو رہا ہوتا ہے وہ اعمال نامہ ہی قیامت کے روز اس کے سامنے رکھا جائے گا۔

اعمال کی حفاظت کے انتظام کا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے اور اس طرح اس نے بندوں کو توجہ دلائی ہے کہ کتابت یعنی حفاظت اعمال کے خدائی انتظام کو وہ اپنے قلوب و اذہان سے محو اور فراموش نہ ہونے دیں۔ جو بات کہیں اور جو کام بھی کریں سوچ سمجھ کر کریں اور اس کے نتائج و عواقب سے ہرگز لاپروا نہ ہوں۔ جہاں تک حفاظت اعمال کے خدائی انتظام کا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پہلی بات یہ ذہن نشین کرائی ہے کہ بلا استثناء ہر شخص کی ہر وقت یعنی ہر ہر لمحہ نگرانی ہو رہی ہے اور ساتھ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ ہر فرد بشر اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ محدود اختیار کو کس طرح بروئے کار لا رہا ہے اور کون کون سے اور کیسے کیسے افعال اس سے سرزد ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کیا سوچ اور کر رہا ہے۔ چنانچہ اس امر کو ذہن نشین کراتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (الطارق آیت ۵)

ترجمہ:۔ (ہم دعوےٰ کرتے ہیں کہ) کوئی جان ایسی نہیں جس پر (خدا کی طرف سے) ایک نگران مقرر نہ ہو۔

دوسرا امر اس نے یہ ذہن نشین کرایا ہے کہ یہ نگرانی نہ محض دکھاوے کے لئے ہے اور نہ اس لئے کہ انسان کو اچھائی کا یا بُرائی کا راستہ اپنانے کا جو اختیار دیا گیا ہے اس میں مداخلت کی جائے بلکہ اس نگرانی کا مقصد انسان کے ہر ایک فعل کو محفوظ کر لینا ہے تاکہ خود اپنے کئے کے موافق قیامت کے روز جزا و سزا کا مستحق ٹھہر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الانفطار آیات ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ اور (اے لوگو!) تم پر (تمہارے خدا کی طرف سے) نگران مقرر ہیں (جو) شریف (اور) ہر بات کو لکھنے والے ہیں۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

نگرانی کے اس انتظام کے تحت انسان کے اچھے اور بُرے سارے ہی اعمال محفوظ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ پہلے نیکیوں کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۹۵)

ترجمہ:۔ پس جو کوئی مناسب حال عمل کرے گا اور ساتھ ہی مومن بھی ہوگا تو اس کی کوشش کو رد نہ کیا جائے گا اور ہم اس کے نیک اعمال کو لکھ رکھیں گے۔

اسی طرح بُرائی کا راستہ اختیار کرنے والے بُرے افعال کا ارتکاب کرنے کے لئے جو خفیہ مشورے کرتے اور اندر ہی اندر جو منصوبے بناتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سے بھی باخبر ہوتا ہے اور اس نے ان خفیہ مشوروں اور سازشوں کو بھی محفوظ کرنے کا انتظام کر رکھا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۸۱)

ترجمہ:۔ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور پوشیدہ مشوروں کو نہیں سنتے۔ یہ بات نہیں بلکہ ہمارے فرستادہ (یعنی مقرر کردہ نگران) ان کے پہلو بہ پہلو بیٹھے (انہیں) لکھ رہے (یعنی محفوظ کر رہے) ہوتے ہیں۔

پھر خدا تعالےٰ نے واضح فرمایا ہے کہ کتابت اعمال کے اس نظام سے کوئی ایک فرد بھی مستثنیٰ نہیں۔ نیک و بد۔ اچھے بُرے ہر کسی کے اعمال محفوظ کئے جاتے ہیں۔ اور اس لئے محفوظ کئے جاتے ہیں تاکہ قیامت کے روز ہر کسی کا اعمال نامہ اس کے سامنے رکھا جائے اور اس سے اس کا حساب لے کر اسے جزا یا سزا دی جائے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ہر انسان کی گردن میں اس کے عمل کو باندھ دیا ہے۔ اور ہم قیامت کے دن اس (کے اعمال) کی ایک کتاب نکال کر اس کے سامنے رکھ دیں گے جسے وہ (بالکل) کھلی ہوئی پائے گا۔

پھر فرمایا وہ تو ایسا کڑا وقت ہوگا کہ غافل سے غافل انسان بھی از خود اپنا حساب آپ کر رہا ہوگا اور اس کے تمام اچھے اور بُرے اعمال اس کے تصور میں ابھر رہے ہوں گے۔ اور اس کے لئے اعمال نامہ کی تصدیق کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ (نامۂ اعمال سامنے آنے کے بعد انسان سے کہا جائے گا) اپنی کتاب (خود ہی) پڑھ کر دیکھ لے) آج تیرا اپنا نفس ہی تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

بہرحال اس دنیا میں انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اس کا مکمل ریکارڈ خدا تعالےٰ کے ہاں ساتھ کے ساتھ محفوظ ہوتا رہتا ہے۔ گویا کہ روز کے روز ہر انسان کا ایک روزنامچہ بن رہا ہوتا ہے اور قیامت کے روز حساب کتاب کے وقت اس کے اعمال کے یہ روزنامچے ہی اس کے سامنے رکھے جائیں گے۔ اور دنیا میں اس نے کیسی ہی غفلت میں زندگی کیوں نہ گزاری ہو اس روز قبل اس کے کہ خدا تعالےٰ اس کا حساب لے اس کا اپنا نفس ہی خود حساب لے رہا ہوگا اور اس خود احتسابی کے نتیجہ میں وہ لرز رہا ہوگا۔ اس روز آسان حساب کے لئے ضروری ہے کہ انسان اس دنیا میں ساتھ کے ساتھ خود اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کی تلافی کرتا رہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے کتابتِ اعمال کے اس اہم تقاضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"خدا تعالےٰ انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہیئے اور اس میں غور کرنا چاہیئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں کی جانیں بچائی جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۲۸-۱۳۰)

فتح کی کنجی

"فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقوےٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان الٹ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ کن ایٹمی اسلحہ کی دوڑ

قسط نمبر ۲

دُنیا پر تیسری عالمگیر جنگ کے مہیب سائے

انسانیت اس متوقع ہلاکت سے کیسے بچ سکتی ہے؟

مکرم ظہور الدین صاحب بابر ایم۔اے، منڈی بہاؤالدین

انکار و استکبار اور ظلم کی راہ پر چلنے کے نتیجہ میں انسان نے اپنے لئے ایسے ہلاکت انگیز مسائل پیدا کر لئے ہیں جن سے نجات کا کوئی راستہ اُسے نظر نہیں آتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۶۷ء میں اپنے دورہ یورپ کے دوران وانڈز ورتھ ہال لندن میں یورپین اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی اس میں آپ نے فرمایا۔

"حضرت بانی جماعت احمدیہ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبر دی ہے اور تیسری جنگ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہو گی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہو گی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت و استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔

روس کے باشندے جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔"

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

"شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہوئی ہیں۔ کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔ پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہو گی اور اس کے ساتھ بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہو گا۔ اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کریں گے اور جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔"

حضور نے مزید فرمایا۔

"لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ایک انذاری پیش گوئی ہے اور انذاری پیش گوئیاں توبہ و استغفار سے التوا میں ڈالی جا سکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرے وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ)

حضور نے اپنی تقریر کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ان الفاظ پر ختم کیا۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیش گوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات پر آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اسقدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کوئی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اس سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں وہ سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں ..... مگر خدا کا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ تا صفحہ ۲۵۷)

گزشتہ سال کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ اُفق پر دھندلا سا ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور بڑی تڑپ اور عاجزی کے ساتھ خدا سے دعائیں مانگیں کہ وہ کسی متوقع تباہی سے نوعِ انسان کو محفوظ رکھے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں مزید فرمایا

"ہمارے ہاتھ میں یہ تو طاقت نہیں کہ ہم امریکہ یا روس یا چین یا کسی اور طاقت کا ہاتھ پکڑ سکیں اور اسے ظلم سے روک سکیں لیکن ہم اس ہستی کا دامن تو پکڑ سکتے ہیں جو ان کا ہاتھ پکڑ سکتی ہے اس لئے پوری بیداری سے اور علیٰ وجہ البصیرت یہ دعائیں کرو کہ انسان تباہی کے جس گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے اس سے بچے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا

"حضرت اقدس ..... نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں ایسی تباہی بھی شامل ہو گی کہ جس کے نتیجہ میں بعض جگہوں سے زندگی کا ملاً ختم ہو جائے گی۔ نہ وہاں پر انسان ہونگے اور نہ پرندے، درندے، چرندے۔ نہ کیڑے مکوڑے اور نہ بیکٹیریا اور وائرس۔ زندگی کے تمام آثار مٹ جائیں گے۔ اس قسم کی تباہی کے

(باقی صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید صاحب غوری آف گوکھووال کی یاد میں

(مکرم ناصر رشید صاحب فاروقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھبراں منڈی ضلع شیخوپورہ)

۱۷ر مئی ۱۹۷۰ء کو میرے والدِ محترم جناب عبدالرشید صاحب غوری ایک لمبا عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے حضرت مصلح موعود کے دَور میں اپنے بڑے بھائی ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (مرحوم) سے دو سال بعد بیعت کی آپ اپنی والدہ محترمہ رحمت بی بی اور بڑے بھائی سمیت گھر بدر کر دیئے گئے۔ مگر آپ نے احمدیت کی دولتِ بے بہا لے کر دنیا میں مفلسی اور تنگدستی کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کرلیا۔ بستی پٹھاناں کی بلند و بالا عمارات کے مکین قادیان میں بظاہر معمولی جھونپڑے کو ڈھونڈتے پائے گئے۔

اباجان کی عمر اُن دنوں میں صرف ۷، سال تھی اپنی والدہ سے بہت محبت کرتے۔ والد بچپن میں فوت ہوچکے تھے۔ تایا جان کو ان کی تعلیم کی تکمیل کے لئے ترغیب دیتے اور خود بیمار اور متفکر ماں کے دامن سے لپٹے رہتے۔ ان کی خدمت کو زندگی کا نصب العین جانا۔ یہاں تک کہ مروجہ دنیاوی تعلیم بھی حاصل نہ کرسکے۔ میلوں ٹھیلوں کے رسیا ہوئے۔ ڈھول تماشے دیکھتے اور دوسرے نوجوانوں کی طرح مذہب سے دُور ہوگئے نماز روزہ کی پابندی کہاں کی؟ ..... مگر جونہی احمدیت کی گھنی چھاؤں میں آئے تو کایا ہی پلٹ گئی۔ اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ قادیان کی مبارک بستی میں تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعود کی صحبت میں رہے اور پارس ہوگئے۔ ہر قسم کی دنیاوی لذتوں کو خیرباد کہہ دیا۔ پانچ وقت کی نماز شروع کی اور زندگی کے آخری سانسوں تک ادا کرتے رہے۔ ہر طرح کی دنیاوی مصلحتوں کو ترک کیا۔ اور وہی بات کہی جس کو حق جانا اور قرآن وحدیث کی رو سے درست گردانا اور پھر اس پر ڈٹ گئے۔ قرآن کریم کی تلاوت بلاناغہ فرماتے رہے۔ تفسیر صغیر کے شروع میں خاص خاص حوالے نوٹ فرماتے جاتے تھے۔ جو آج بھی ہمارے پاس ان کے ذکر کا موجب ہیں۔ آپ ایک تہجد گذار بزرگ تھے۔ راتوں کو اکثر خدا کے حضور گھنٹوں کھڑے رہتے اور احمدیت کے فروغ اور اولاد کی ترقی وخوشحالی کے لئے دعائیں فرماتے۔

آپ نہ صرف عبادت گذار بزرگ تھے بلکہ نظام سلسلہ کے سخت پابند تھے۔ کئی دفعہ سائیکل پر ربوہ جلسہ میں شرکت کیلئے گئے اپنے امام کے حکم کے منتظر رہتے۔ جب آپ نے قادیان سے ہجرت کرکے گوجرانوالہ شہر میں عارضی طور پر قیام کیا پھر فیصل آباد تبدیلی ہونے پر وہاں منتقل ہوگئے۔ آپ کی تبدیلی ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ہوگئی۔

۱۹۲۳ء میں جب شدھی کا ریلہ آیا اور جس میں بڑے بڑے سورماؤں کے قدم لڑکھڑا گئے تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے اس چیلنج کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور آپ کی ایک آواز پر جو ہزاروں مجاہدینِ احمدیت میدانِ کارزار میں کود پڑے۔ محترم اباجان بھی انہی میں سے ایک تھے۔ حضرت امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد شیخ محمد احمد صاحب ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک زمانے میں یعنی ۱۹۲۳ء میں مجھے آپ کے والد صاحب مرحوم کے ساتھ شدھی کے علاقے میں کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ وہ بہت مخلص تھے۔ محترم اسلم صاحب مرحوم (خاکسار کے تایا جان۔ ناقل) اور آپ کے والد صاحب اکٹھے شدھی کے علاقے میں کام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کی روایات کے مطابق چلنے کی آپ کو توفیق دے۔ اور آپ کا کارساز ہو۔ آمین"

(خط محررہ ۱۵ر نومبر ۱۹۷۷ء بنام ناصر رشید فاروقی)

سلسلہ سے والہانہ لگاؤ، امام کی آواز پر لبیک اور اپنا تن من دھن لٹانے کے لئے تیار رہنا۔ تحریک احمدیت کی جزئیات سب انہوں نے اپنی اولاد میں منتقل کردیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ جذبۂ اطاعتِ نظامِ احمدیت ہم پر آج سب جذبوں سے زیادہ حاوی ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین

آپ ایک صاحب رؤیا وکشوف بزرگ تھے۔ مسجد احمدیہ گوکھووال میں ایک عرصہ تک اعتکاف فرماتے رہے۔ مقبول الدعا تھے۔ خواب کی تعبیر خوب فرماتے۔ آپ کی روحانیت آپ کے کردار سے ہویدا تھی۔ باوجود افلاس و مفلسی کے گاؤں میں سب لوگ آپ کی عزت کرتے۔ خودداری، وضع داری اور شرافت کا پیکر تھے۔ احمدی غیر احمدی سب آپ سے دُعا کی درخواست کرتے اور فیض یاب ہوتے۔ اکثر گھرانوں کی دائمی رنجشیں آپ کی دعاؤں سے ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئیں۔ اولاد سے محروم کئی گھرانے محض آپ کی دعاؤں سے ثمر بار ہوئے الحمدللہ مگر خود راضی برضا صابر وشاکر تھے۔ اوائل عمر میں ہی آپ کے چار لڑکے اور ایک لڑکی قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ کی صحت پر کافی اثر پڑا تھا۔ مگر ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتے رہے۔ والدہ محترمہ اکثر فرماتیں کہ اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فراخیٔ رزق سے نوازے۔ تو آپ سن کر مسکرا دیتے اور فرماتے کہ میرا اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے ..... پھر فرمایا اللہ سے تو توبہ اور بخشش جیسی عظیم نعمتیں حاصل کرنی چاہئیں۔ تم دیکھنا کہ ہماری اولاد کتنی خوش حال ہوتی ہے عزت اور شہرت پائے گی۔ میں ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ناصر اور نثار بہت بڑے آفیسر بنیں گے ... اور یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں۔ چھٹی جماعت میں داخلہ کے لئے اپنے بچوں کو ایک روپیہ دے نہیں سکتے مگر کس قدر یقین سے کہتے ہیں۔ تو یہ کہ ان کی اولاد کے لئے کاروں کے دروازے کھلیں گے۔ سبحان اللہ

یہ سب حرف بہ حرف سچ ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو ہر نعمت سے نوازا، عزت دولت، اولاد، تعلیم، سلسلہ سے محبت واطاعت سب کچھ ہی تو ملا آپ کی اولاد کو۔ تمام مناجات آپ کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

آپ نے تمام باقی زندگی تقریباً ۲۰ سال گوکھووال چک ۱۲۱ میں گذار دی۔ آخری دنوں میں بہت زیادہ کمزور ہوگئے۔ مگر آپ کے وصال کے لمحات بھی نہایت کف آگیں تھے ایک ماہ قبل آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے، اپنے بھائی کو، سسرال والوں کو اور دیگر رشتہ داروں کو خطوط لکھے کہ "میں اب جانے والا ہوں اس لئے جو مجھ سے تمہارے ساتھ زیادتیاں ہوئیں مجھے معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی معاف کردے۔ حالانکہ آپ اس عرصہ میں شدید بیمار نہ ہوئے تاہم والدہ سمجھ گئیں کہ وقتِ آخر ہے آپ کی چارپائی کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئیں اور خدمت کا حق ادا کردیا اور تب ایک دن اپنے پاس بیٹھی ہوئی ہماری والدہ سے سے فرمانے لگے کہ

"مقبول میں نے تمہیں معاف کیا تم بھی معاف کردینا" والدہ کی آواز بھرّا گئی جواب دیا اللہ آپ کو صحت دے ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو اور تب آپ نے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھا اور والدہ محترمہ کے ہاتھوں میں آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

گوکھووال کے قبرستان میں دفن کردیئے گئے

باوجود ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے آپ کا چہرہ بعد از وصال نہایت روشن اور نورانی تھا۔ جس کو دیکھ کر لوگوں کی زبانوں پر سبحان اللہ کے کلمات جاری ہوئے۔ سب آنکھیں پُرنم ہوئیں۔ ہر ایک ہاتھ دعا کیلئے اٹھا اور ربِّ غفور سے آپ کی بلندیٔ درجات کا طالب ہوا۔ شرافت۔ خودداری۔ وضع داری کا ایک باب ختم ہوگیا۔ خدا کا دوست اپنے دوست سے جاملا۔ بے شمار گھرانوں کے لئے راتوں کو اٹھ کر دعا کرنیوالا دردمند ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا اور ہمارے لئے اپنے نقوش پا چھوڑ گیا تاہم ان پر چلتے ہوئے خدا کی رضا کی جنتوں کے وارث بن جائیں۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم۔

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ وصدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ وصدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ ومساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہوجائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحبِ نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر واہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہوجاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہوسکے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کرکے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرواکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب "معاونہ" لجنہ اماء اللہ بنڈونگ انڈونیشیا

مرسلہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی یہ خصوصیت ہے کہ جب عہدہ داروں کے نئے انتخابات ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے چارج لیتے اور دیتے وقت ایک تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ جسکا نام انڈونیشین زبان میں "صلاتر حمی" ہے۔ اس تقریب میں چارج لینے دینے کے ساتھ پرانے عہدہ داروں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور نئے عہدہ داروں کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے اور مہمانوں کی خورد و نوش سے تواضع کی جاتی ہے اور اس کے ایک یا دو ہفتہ بعد ایک اور تقریب منعقد کی جاتی ہے جس کو معاونہ (MOAWANAH) کہتے ہیں۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ نئے عہدہ دار باہمی معاونت سے کام کریں گے نیز اگر کوئی عہدہ دار اپنی طرف سے کوئی نئی تجویز پیش کرنا چاہے تو اس کے پیش کرنے کے بعد اس پر غور ہو سکتا ہے۔

آج ۲۷ ستمبر کو صبح نو بجے صدر لجنہ اماء اللہ بنڈونگ محترمہ بیگم جوینی صاحب کی صدارت میں تقریب "معاونہ" کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی تمام کاروائی محترمہ نورانی انوار صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت کے زیر انتظام عمل میں لائی گئی۔ سب سے پہلے محترمہ سلیمہ صاحبہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ ازاں بعد اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔

محترمہ بیگم صاحبہ سکینۃ النساء رضوان صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ بنڈونگ نے عہدہ داروں کے سامنے آئندہ سال کا پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد گذشتہ سال کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ ان کے بعد محترمہ آنتین سومیتو صاحبہ (ANTIN SOEMITO) نے ماہ اگست کی مالی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ حلقہ بنڈونگ جسمیں اردگرد کی آٹھ جماعتوں کی لجنات شامل ہیں۔ ان کی کل تعداد دو سو اسی ۲۸۰ ہے۔ ان میں سو فیصد بیداری پیدا کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

ان کے بعد محترمہ شریفۃ النساء مکی صاحبہ سیکرٹری امور عامہ نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ اس سے قبل انڈونیشیا میں نکاح سے قبل تمام بچیاں ناصرات الاحمدیہ میں شمار کی جاتی تھیں۔ خواہ ان کی عمر ۳۰ سال ہو جائے۔ مگر اب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی وضاحت اور ہدایت کے مطابق آئندہ ناصرات الاحمدیہ کی عمر ۷ سال سے ۱۵ سال تک ہوگی اس سے اوپر لجنہ میں شمار ہوں گی لہذا تمام لجنات کو اس پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے اس کے علاوہ انہوں نے امور عامہ سے متعلق امور کی وضاحت کی اور اپنا نئے سال کا پروگرام پیش کیا۔ جسمیں انہوں نے ایک قسم کی کوآپریٹو سکیم پیش کی جسکے ذریعہ سے رقوم جمع کر کے ایک فنڈ قائم کیا جائیگا تاکہ جن بہنوں کو کسی کاروبار کے سلسلہ میں رقم کی ضرورت ہو وہ اس فنڈ سے بطور قرض لے کر اپنا کاروبار کر سکیں اس کے علاوہ انہوں نے لجنہ کو توجہ دلائی کہ ہماری بہنوں کو روزمرہ کی زندگی میں اپنے بعض کام خود سرانجام دینے کی ٹریننگ حاصل کرنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی فوتیدگی ہو جائے اور کوئی دوسرا آدمی نہلانے والا دستیاب نہ ہو تو ہم خود نہلا سکیں تاکہ ایسے موقع پر ہر قسم کی پریشانی سے بچ سکیں۔

اس کے بعد مکرم احمد انوار الدین صاحب لوکل مبلغ نے خطاب کیا اور بتایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ مستورات جماعتی کاموں میں مردوں کا ہاتھ بٹائیں اور ان کی امداد کر کے ان کے بوجھ کو ہلکا کریں اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کا کام ہے۔ لجنات اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں دینی مسائل سکھائیں، نماز کا پابند کریں، بچوں کو وقت ضائع کرنے سے بچائیں اور جماعت کے کاموں میں دلچسپی لینے کی تاکید کریں۔

ان کے بعد لجنہ کی عہدہ داران کو بتایا گیا کہ "معاونہ" کے معنی ہیں ایک دوسرے کیساتھ تعاون سے کام کرنا۔ قرآن کریم میں (سورۃ مائدہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

کہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور بدی اور بدنتائج والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

یعنی خدا تعالیٰ نے نیکی کے کاموں میں مل جل کر کام کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس لئے آپ سب سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ہدایت کے تحت جماعتی کاموں کو نہایت محنت اور جانفشانی سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ پھر تمام حاضرین کی خدمت میں لجنہ کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا

(لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا)

اللہ کے محبوب بندے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم: (۳-۳۱)

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں کو) کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم عمل اور اس کا کارگر اثر حضرت اقدس کے بے نظیر الفاظ میں پڑھیئے۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب برپا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا ص۵)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لیے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے تھے وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔"

غلبہ اسلام کی صدی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دعا کی تدبیر کو تیز تر کرتے چلے جائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور مغفرت کے اہل ہوں (آمین)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے کہ....

"تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت مصلح موعود۔ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے

اکیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

مرتبہ: محترمہ ثریا خانم صاحبہ ایم اے بنت محترم رانا منیر احمد صاحب ربوہ

دوسرا دن۔ بروز ہفتہ۔ تیسرا اجلاس:

تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ۷ بجکر ۴۵ منٹ پر ہوا جو محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ نے کی۔ محترمہ عطیہ نرگس صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ۸ بجکر ۳۵ منٹ پر معیار اول کا فائینل تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں سیمی فائینل کی دس منتخب مقررات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ کراچی، محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لاہور اور مسز امۃ القدیر ارشاد صاحبہ ربوہ نے انجام دیئے۔

منصفات کے فیصلہ کے مطابق محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ربوہ اوّل، محترمہ ثمرنیہ ہاشمی صاحبہ کراچی۔ اوّل، محترمہ امۃ النور پیر صاحبہ ربوہ دوم اور محترمہ سعدیہ محمد صاحبہ کراچی سوم رہیں۔

اس دوران سیمی فائینل تقریری مقابلہ معیار دوم لجنہ ہال میں ہوا جس میں کل ۵۰ مقررات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض محترمہ حور جہاں صاحبہ بشریٰ کراچی۔ محترمہ فوزیہ منان صاحبہ کراچی اور خاکسار ثریا خانم نے انجام دیئے۔

منصفات کے فیصلہ کے مطابق دس بہترین مقررات کو فائینل مقابلہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تمام سیمی فائینل مقابلے محترمہ رفیعہ رامہ صاحبہ کی زیر نگرانی منعقد ہوئے

مقابلہ حسن قرأت ہوا جس میں کل ۴۰ قاریات نے حصہ لیا۔ منصف کے فرائض محترم قاری عاشق حسین صاحب نے انجام دیئے۔ آپ کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ مندرجہ ذیل رہا:۔

محترمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ	ربوہ	اول
محترمہ حلیمہ تبسم صاحبہ	"	دوم
" محمودہ رحمٰن صاحبہ	"	سوم
" رفعت شاہانہ صاحبہ	لاہور	"
" امۃ النور صاحبہ	ربوہ	"

۹ بجکر ۳۲ منٹ پر تقریری مقابلہ ختم ہونے کے بعد محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے بہنوں کو چند نصائح کرتے ہوئے تنظیم کا احترام اور تعاون کرنے اور امام وقت کی اطاعت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جماعت کے ہر شعبے میں تنظیم بیعت کے ان الفاظ کی آئینہ دار ہے جو ہم بوقت بیعت امام کے ہاتھ پر دوہراتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہماری کامیابی کے حصول کے لئے امام وقت کی اطاعت بہت ضروری ہے۔ اطاعت کا جذبہ ماں کی گود سے شروع ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔ دین کا معاملہ اطاعت و فرمانبرداری کو چاہتا ہے۔ اس لئے ہماری تمام فرمانبرداریاں کامل اطاعت سے وابستہ ہیں۔ بعد ازاں آپ نے قرآن کریم کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو حقیقی معنوں میں عباد الرحمٰن کے مقام پر کھڑا کرتی ہے۔ بہنوں کو غور و تدبر سے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۹ بجکر ۴۴ منٹ پر آپ کی تقریر ختم ہوئی اور ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "حضرت اقدس کی دس کتب کا تعارف" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سب سے پہلے حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت اقدس کی کتب دراصل قرآن، احمدیت اور اخلاق کی تفسیر ہیں۔ جن کو پڑھ کر انسان بصیرت کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ آپ کی ہر کتاب ایک پیشگوئی احمدیت کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کی علمبردار ہے۔ بعد ازاں آپ نے براہین احمدیہ، فتح اسلام، توضیح مرام۔ ازالہ اوہام، آئینہ کمالات اسلام، حجۃ الاسلام، حمامۃ البشریٰ، نور الحق، آریہ دھرم، اعجاز المسیح، حقیقۃ الوحی۔ معرکۃ الآرا کتب کا مختصر تعارف اور ان کتب کے لکھنے کی غرض و غایت بیان کی اور بہنوں کو ان کتب کے نور سے منور ہونے کی تلقین کی۔

۹ بجکر ۵۵ منٹ پر محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے "سیرت حضرت ام طاہر کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ کی سیرت کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "دعا" کے موضوع پر تقریر کی اور دعا کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ہتھیار ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ دعا اپنے اندر زبردست تاثیرات رکھتی ہے۔

آپ نے حضرت اقدس کے ارشادات کی روشنی میں دعا کی اہمیت و فضیلت بیان فرمائی اور آخر میں بہنوں کو کثرت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر آپ کی تقریر ختم ہوئی اور ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر انگریزی تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ منصفات کے فرائض محترمہ مسز شاہ صاحبہ ربوہ اور محترمہ مس شمیم شریف صاحبہ پشاور نے انجام دیئے۔

فیصلہ کے مطابق محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ربوہ اول۔ محترمہ ثمرنیہ ہاشمی صاحبہ کراچی دوم۔ محترمہ طلعت جبیہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور سوم اور محترمہ عظمیٰ مومن صاحبہ کراچی سوم رہیں۔ ۱۱ بجے انگریزی تقریری مقابلہ ختم ہوا۔

۱۱ بجکر ۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ خواتین میں تشریف لائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک کی۔ محترمہ خالدہ اشرف صاحبہ ربوہ نے خوش الحانی سے درثمین کے منتخب اشعار پڑھے۔ ۱۱ بجکر ۱۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جس تعلیمی منصوبہ کا اعلان کیا گیا ہے اس کی ایک شق بورڈ۔ یونیورسٹی میں اول دوم آنے والے طلباء و طالبات کو سونے کے تمغے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو چاندی کا تمغہ دیا جائیگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دور میں ہماری طالبات طلباء سے کسی طرح پیچھے نہیں بلکہ آگے پیچھے دوڑ جاری ہے۔ جماعت کے طلباء و طالبات میں کافی حد تک شوق پیدا ہو چکا ہے مگر اتنا نہیں جتنا میں چاہتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رائج کردہ طریق کے مطابق دو طالبات کو تمغے طشتری میں رکھ کر مرحمت فرمائے اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے طالبات کی خواہش پر تمغے ان کے گلے میں پہنائے۔ ایک طالبہ غیر حاضر تھی۔ باقی دو طالبات کو تمغے مرحمت فرمائے۔ تمغات کے ساتھ تفسیر صغیر کی ایک ایک جلد بھی مرحمت فرمائی۔ (باقی)

بقیہ: تیسری جنگ

ایک دو نظارے تو دنیا دیکھ چکی ہے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کی تیسری عالمگیر جنگ چھڑ گئی تو دنیا کے بہت بڑے ایسے علاقے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی اور یہ سب سے زیادہ ظالم قومیں جو کہ سب سے زیادہ مہذب، طاقتور اور اعلیٰ سمجھتی ہیں وہ اس کی ذمہ دار ہوں گی جنہوں نے تباہی کو روکنے کی کوئی کوشش نہ کی۔"

(منقول از "الفضل" ۱۴ ۱/۲۰)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ سال کے دورہ یورپ کے دوران بھی مغربی اقوام کو اس تباہی سے بچنے کی طرف توجہ دلائی اور حال ہی میں انسانیت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے نہ صرف احباب جماعت کو دعاؤں کی پُرزور تلقین کی بلکہ ہر سہ جماعتی تنظیموں کو حالیہ اجتماعات کے موقعہ پر اکیس اکیس بکرے ذبح کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔

خدا کرے کہ تہذیب تمدن کے علمبردار اپنے خالق کو پہچانیں اور اس ہلاکت سے خود کو بچالیں جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

ضروری اعلان

برائے کارکنات جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو کارکنات جلسہ گاہ اور قیامگاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنا نام ۲۰ر نومبر ۱۹۸۱ء تک دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد کوئی نام نہیں لیا جائیگا۔ نام کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف بھی بھجوائیں۔

ولدیت یا زوجیت، عمر، تعلیم، گذشتہ سال کہاں کام کیا تھا؛ اس سال کہاں کام کرنا چاہتی ہیں۔ نیز اپنا پورا پتہ بھی درج کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھکر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں"

(الحکم ۲۴ر جون ۱۸۹۹ء صـ۵)

"استغفار بہت پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء صـ۱)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کے نمایاں وعدے

—۳۲—

			روپے
۶۰۶	مکرم رانا بشیر احمد صاحب	اٹک	۵۰۰/-
۶۰۷	// سرفراز خاں شاد صاحب	//	۵۰۰/-
۶۰۸	// امتیاز حسین صاحب ملک	//	۵۰۰/-
۶۰۹	// خواجہ منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ	کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۲۰/-
۶۱۰	// ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	//	۱۰۲۰/-
۶۱۱	// چوہدری علیم الدین صاحب ایڈووکیٹ	//	۱۰۱۵/-
۶۱۲	// ڈاکٹر ایم ظفر کلیم صاحب ایم بی بی ایس	//	۵۰۱/-
۶۱۳	// خواجہ احسان الحق صاحب	//	۶۰۵/-
۶۱۴	// صوفی محمد لطیف صاحب کریانہ مرچنٹ	//	۵۴۰/-
۶۱۵	// فیض احمد صاحب چغتائی	//	۵۰۰/-
۶۱۶	// چوہدری منیر احمد صاحب چوہان معہ اہلیہ صاحبہ	میرپور آزاد کشمیر	۶۵۰/-
۶۱۷	// شیخ محمد حنیف صاحب مع اہل وعیال	کوئٹہ	۴۰۰۰/-
۶۱۸	// محمد علی صاحب درّانی	//	۱۰۰۰/-
۶۱۹	// ملک عبدالرحیم صاحب سلیم مع اہل وعیال	//	۱۳۲۰/-
۶۲۰	// صوبیدار محمد اقبال صاحب ملک	//	۱۰۳۰/-
۶۲۱	// مرزا منور احمد صاحب برلاس	//	۲۰۰۰/-
۶۲۲	// عطاء اللہ صاحب ڈار	//	۱۲۰۰/-
۶۲۳	// ملک محمد اسلم صاحب	//	۱۰۵۰/-
۶۲۴	// نسیم الدین صاحب بٹ	//	۱۲۰۰/-
۶۲۵	// مرزا محمد ارشد صاحب	//	۳۰۰۰/-

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُعائے مغفرت

۱- میری اہلیہ سیدہ زینب قدسیہ صاحبہ جو کہ سید زمان شاہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی سب سے چھوٹی لڑکی تھیں ۲۸ر اکتوبر کی شام کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۰ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن میں محترمی شیخ مبارک احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر اسی روز خاکسار ان کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز لے کر ۳۱ر اکتوبر کی شام کو ربوہ پہنچا اور یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو ظہر اور عصر کی نماز کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۱۴ میں دفن کی گئیں۔ چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی۔

خاکسار ان تمام بہنوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جو میرے اس غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عطا فرمائے۔ اور سب سے درخواست کرتا ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور جو کام مرحومہ ادھورے چھوڑ گئی ہیں وہ مرحومہ کی خواہش کے مطابق پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید بشیر احمد۔ لندن)

۲- محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالعزیز صاحب وڑائچ مرحوم آف جہلم مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو بوقت پانچ بجے شام سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر وفات کے وقت ۸۵ سال تھی۔

مرحومہ بہت خوش طبع، نیک سیرت، خاموش طبیعت اور صابر تھیں۔ احمدیت سے بڑا لگاؤ رکھتی تھیں۔ الفضل اور دوسری مذہبی کتابیں بڑے شوق سے سنتی تھیں۔ مرحومہ کو ضعیف العمری میں اپنے دو قابل بیٹوں کا صدمہ سہنا پڑا۔ اور بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ اب مرحومہ کی یادگار ایک لڑکا چوہدری محمود احمد نیا محلہ جہلم اور ایک لڑکی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت النعیم میں جگہ عطا فرمائے۔ پس ماندگان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیٹھی ضیاء الحق۔ امیر جماعت احمدیہ جہلم)

ٹنڈر نوٹس

۱- مندرجہ ذیل کاموں کے لیے محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سالِ رواں ۱۹۸۱ء کی فیس جمع کرادی ہو۔ پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔
۲- زرِ ضمانت بصورت ڈیپازٹ کال زیرِ دستخطی کے نام شیڈول بنک کے ہمراہ لانا لازمی ہے۔
۳- کام محکمہ کے نقشہ اور شرائط کے مطابق کرنا ہوگا۔
۴- کام کی تفصیل زیرِ دستخطی کے دفتر میں دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔
۵- کسی ٹنڈر کو منظور یا مسترد کرنے کا اختیار افسر مجاز کو ہوگا۔
۶- ٹنڈر مورخہ ۱۷/۱۱/۸۱ کو اسی دن اسی وقت ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔
۷- کوئی ٹنڈر ۱۷/۱۱/۸۱ کو فروخت نہیں ہوگا۔
۸- دیگر شرائط ایگریمنٹ کے مطابق ہونگی۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	ٹائم اختتام
۱-	رنگ پور فلڈ بندس سائیفن بنانا برجی ۳۱۷۵۰۰ ع	۳۰۰۰۰۰/-	۶۰۰۰/-	۴ ماہ
۲-	بجالی پٹریاں نہر بمعہ پکے کام در کھانہ ڈسٹری بیوٹری	۳۰۰۰۰۰/-	۶۰۰۰/-	۴ ماہ
۳-	" " " " " " 2L " "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۴ ماہ
۴-	" " " " " " " 5L " "	۱۴۰۰۰۰/-	۲۸۰۰/-	۲ ماہ
۵-	" " " " " " " 5R " "	۱۲۰۰۰۰/-	۲۴۰۰/-	۲ ماہ

ریاض حسین
مہتمم انہار تریموں بیراج ڈویژن تریموں

I.P.L, 7760

اشتہار نیلامی

رقبہ مقبوضہ محکمہ نہر اندرون حدود بند تریموں جس کی نیلامی مورخہ ۱۷/۱۱/۸۱ کو بمقام تریموں ہیڈ کینال آفس تریموں بوقت صبح ۱۱ بجے مندرجہ ذیل شرائط پر نیلام کی جاوے گی۔ خواہشمند حضرات تاریخ اور مقام مقررہ پر حاضر ہو کر نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۱- نیلامی تریموں کینال ریسٹ ہاؤس ایس ڈی او تریموں ہیڈ ورکس کریگے۔
۲- نیلامی رقبہ برائے ۳ سال ربیع ۱۹۸۱ تا خریف ۱۹۸۴ یعنی ۱/۱۰/۸۱ تا ۳۰/۹/۸۴ ہوگی۔
۳- محکمہ کو نیلامی منظور یا نامنظور کرنے کا بلا کسی جواز کے اختیار ہوگا۔
۴- نیلامی کا رقبہ زیر بحث کا محکمہ اور بولی دہندہ کے درمیان باقاعدہ ایگریمنٹ فارم P.B.NO. ۴۵۹ پر کیا جائے گا۔
۵- بولی دہندہ جس کے نام بولی ختم ہوگی کل رقم از نیلامی اسی وقت موقعہ پر داخل خزانہ سرکار کرنی ہوگی
۶- اراضی گرینده کو سالم اراضی یا جزوی طور پر تقسیم یا تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا جب تک کہ تحریری طور پر ڈویژنل کینال آفیسر صاحب تریموں سے اجازت حاصل نہ کر لیوے۔ ان مندرجہ بالا جملہ شرائط کا اراضی گرینده کو پابند رہنا ہوگا۔

لاٹ ع ۵	۶	۷	۸
۲۸۸	۱۶۷	۱۵۵.۸۵	۸۷.۴۰
۱۵	۱۶	۱۷	۱۹
۲۳۸	۳۹۳.۱۰	۱۷۸.۴۶	۳۳۰.۲۰
۲۰	۲۸	۲۹	۳۰
۱۸۶.۷۰	۱۶.۰۷	۱۷۷	۹۵
۳۸			
۶۹.۸۰			

چوہدری ریاض حسین
ڈویژن کینال آفیسر تریموں بیراج ڈویژن
تریموں

I.P.L, 7759

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا کے بارہ میں شوریٰ ۱۹۸۱ء میں منظور ہونے والے قواعد

(نوٹ :- تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ ان قواعد کو خطبہ جمعہ میں تمام جماعت کو پڑھکر سنادیں اور رسالہ "قواعد وصیت" میں بھی متعلقہ مقام پر ان کو درج کرلیں صدران موصیان (سیکرٹریان وصایا) کا فرض ہے کہ موصیان / موصیات کے اجلاس منعقد کروا کے ہر موصی / موصیہ کو انفرادی طور پر بھی ان سے آگاہ کردیا جاوے اور موصیان کرام کو تاکید کردی جاوے کہ ان کی پابندی کریں۔)

۱- **قاعدہ نمبر ۴۲۷** سابقہ قاعدہ نمبر ۴۲۷ (رسالہ قواعد وصیت ص۲۵) کی بجائے اس قاعدہ کی مندرجہ ذیل صورت منظور ہوئی۔

"موصیان کے لیے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں دورانِ سالِ گذشتہ۔ کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کرچکے ہوں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔"

۲- **قاعدہ نمبر ۴۲۵** سابقہ قاعدہ نمبر ۴۲۵ (رسالہ قواعد وصیت ص۱۵) کی بجائے حسب ذیل قاعدہ منظور ہوا۔

"ہر جماعت میں امیر / صدر صاحب اور صدر موصیان ہر سال اس امر کی نگرانی اور رپورٹ کریں گے۔ کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کررہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ مجلس کارپرداز کو بھجوائیں گے۔ مجلس کارپرداز بعد تحقیق جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اُسے وہ منسوخ کرسکتی ہے۔
نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی امیر / صدر صاحب یا صدر موصیان کو کریں گی۔"

۳- **قاعدہ نمبر ۴۰۹** (رسالہ قواعد وصیت ص۳۲) کی مندرجہ ذیل تشریح منظور ہوئی :-

تشریح جب کوئی موصی چھ ماہ کا بقایا دار ہو تو دفتر وصیت ذمہ دار ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر بقایا دار کو تنبیہ کرے ایسی تنبیہ کے بعد اگر بقایا دار نہ بقایا ادا کرے نہ کوئی عذر پیش کرے مہلت حاصل کرے۔ تو مجلس کارپرداز کو حق ہوگا کہ اس کی وصیت منسوخ کرے۔"

۴- **نیا قاعدہ** (اسے رسالہ قواعد وصیت کے باب سوئم "منظوری وصیت" میں درج کرلیا جائے۔)

(۱) "مرض الموت میں کی گئی وصیت قابلِ قبول نہ ہوگی۔
(۲) نظام وصیت کے لحاظ سے مرض الموت وہ شدید بیماری شمار ہوگی۔ جس میں کسی فرد کی موت کا قوی احتمال پیدا ہوچکا ہو اور اسی مرض میں اس کی موت واقع ہوجائے۔

۵- **تشخیص جائیداد کا قاعدہ نمبر ۳۷۹-ب** (رسالہ قواعد وصیت ص۲۴) کے مطابق ہی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کی شق نمبر ۱ کی سطر نمبر ۲ میں "کسی حصہ کی" کے الفاظ کے آگے اور "حسب ضابطہ" کے الفاظ سے قبل مندرجہ ذیل الفاظ کا خطوطِ وحدانی میں اضافہ کرلیا جائے۔
"(بشرطیکہ وہ ایک سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہو)"
(نوٹ :- جماعتوں میں اس اضافہ کے ساتھ سارا قاعدہ پڑھ کر سنا دیا جائے)۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

بقیہ :- ارشاد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

—— میں نے دفتر کو ہدایت کردی ہے کہ آئندہ بھی ان کو جو فہرستیں آتی جائیں وہ میرے سامنے پیش کرتے رہیں۔ اس مرحلہ میں پچھلے تمام مراحل سے زیادہ ادائیگی ہونی چاہیئے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا ناصر احمد

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر نمبر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو
یاد رکھیں

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ایڈیٹرز
۲۵- کاسموس پلازہ
سُرھائی وے کراچی
فون: دفتر ۴
فون گھر: ۴۳۱۷۲۸
کو یاد رکھیں!

حضرت اقدس فرماتے ہیں :-
"جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے"
(البدر دسمبر ۱۹۰۲ء ص۵۲)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴